اسرائیل کے یہودی اور امریکہ برطانیہ کے سیاست دانوں کا ایک انتہائی اہم کردار ہے۔ ہمارے تجزیے کے مطابق یہ سازش پہلے تیار کی گئی اور نائن الیون کا واقعہ اس سازش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے بعد میں انہی سازشیوں کے ذریعے وقوع پذیر ہوا۔ جنرل پرویز نے جو کچھ بھی اقتدار کے بعد اس ملک کے ساتھ کیا وہ میرے اس دعوے کی دلیل ہے افغانستان میں پرامن طالبان کی اسلامی حکومت کو تباہ و برباد کرنے کے لیے ''ورلڈ ٹریڈ سنٹر'' کو جان بوجھ کر مسمار کیا گیا اس کے علاوہ جو کچھ بھی اس ملک کے اندر جنرل پرویز کی قیادت میں ہوا وہ ہمارے مہربان دوست نما دشمن امریکہ بہادر کا ہی کیا دھرا ہے۔ اس پر مزید کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ ایسا آمر جو کہ دین اسلام اور پاکستان دونوں کا فطری دشمن تھا اس کی امداد کے لیے ہمارے ملک کے سیاست دان ہی آگے آئے اور جو کچھ مسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم نے جنرل پرویز کے ساتھ مل کر اس ملک کے ساتھ کیا وہ ایک ایسی داستان رنج و الم ہے جس پر ہماری آنے والی نسلیں ہمیشہ ماتم کناں رہیں گی اور جنرل پرویز کے دور حکومت پر لعنت و ملامت کا اظہار کرتی رہیں گی۔

پھر اب جو کچھ ہو رہا ہے۔ جناب زرداری کی قیادت میں کیا یہ سب کچھ ہمارے سیاست دانوں کی نااہلی ار نالائقی کی دلیل نہیں ہے؟ فوج کو جنگ میں الجھا کر ہماری سیاسی جماعتیں وہی کچھ کر رہی ہیں جو شروع سے کرتی آ رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے سیاست دان ان انتہائی نازک حالات میں بھی اپنی اس فطرت کو چھوڑنے کے لیے اب بھی تیار نہیں ہیں جس فطرت نے اس ملک کو اس کے آغاز سے لے کر آج تک معاف نہیں کیا اخلاقی گراوٹ، نفاق و افتراق، ہوسِ اقتدار، لاقانونیت، افراتفری، ذخیرہ اندوزی، کنبہ پروری، بددیانتی، رشوت خوری اور مہنگائی و بے روزگاری کے سوا اور کیا دیا ہے؟ اگر کچھ دیا ہے؟ تو اسے قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔

ان تمام حقائق کے باوجود یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ فوج جب بھی آئی انہیں سیاست دانوں کو ساتھ لے کر چلی جن کی وجہ سے فوج کو آنا پڑتا ہے۔ کاش کوئی ایسا بھی آتا جو اس مراعات یافتہ سیاسی طبقہ سے قوم کی جان چھڑا سکتا اور ہم سر اونچا کر کے کہہ سکتے کہ ہماری فوج نے ملک اور قوم کے لیے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

☆☆☆

نوجوانوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ

اسرار بخاری

کسی بھی زاویے سے تحیّر کا کوئی پہلو نظر نہیں آیا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف چیمہ نے گورنر سلمان تاثیر سے میڈل وصول نہ کرنے والے فیصل آباد کے طالب علم عطار سول کو'' تمغۂ عشق ختم نبوت'' دینے کا اعلان کیا ہے۔ حیرت بلکہ دکھ آمیز حیرت کا مقام تب تھا اگر عبداللطیف چیمہ اس سلسلے میں کسی تساہل یا کوتاہی کا شکار ہوتے ۔عطار سول نے اگر ایسے چانسلر سے میڈل وصول کرنے سے انکار کیا ہے جس کا تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف بیان آن ریکاڈ ہے اس عاجز کے نزدیک اس میں کوئی بھی حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ خواجہ نور محمد مہارویؒ کے خانوادہ کا یہ نوجوان اس کا نام ہی عطار سول ہے اگر حرمت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلق رہتا تو بلاشبہ حیرت کی بات تھی۔ اس کے ماں باپ نے اس کا نام عطار سول رکھا تو بلاشبہ یہ ان کی خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری عقیدت کا مظہر ہے تو ''عطا'' نامی اس نوجوان کے دل میں احساس کہ ''رسول'' اس کے نام کا سابقہ ہے تو ماں باپ سے ورثہ میں ملی عقیدت کو اور گہرا کر دیا۔

گورنر سلمان تاثیر نے جب تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ایکٹ کے خلاف لب کشائی کی تھی جو اپنے نفاذ کے اول روز سے امریکہ اور برطانیہ کے حکمرانوں سمیت ہر غیر مسلم کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا اس ناچیز نے لاہور کے بہت سے نوجوانوں کو اور باعثِ تعجب ایسے نوجوانوں کو جن کے ظاہری حلیے دیکھ کر کم تر درجے کا مسلمان تو کیا سرے سے مسلمان ہی نہ تسلیم کیا جائے لڑکیوں کی طرح لمبی لمبی زلفیں، عجیب و غریب کٹ کے سٹائل والی داڑھیوں، بے ہودہ سا لباس اور اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ایسی لڑکیاں جن کی ہیئت کذائی پر یورپ بلکہ سیکنڈے نیوین معاشرہ سے تعلق کا گمان گزرتا ہے۔ ایک ایسی پرائیویٹ یونیورسٹی میں جو لاہور میں یورپ کا جزیرہ لگتا ہے وہاں جب بھی جانا ہوا۔ یہاں مخلوط گروپ یا جوڑے ہی نظر آئے۔ ذرا چشم تصور وا کیجیے جب ایسے گروپوں اور جوڑوں کی جانب سے ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شدید جذباتی ردّعمل دیکھنے کو ملے تو حیرتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹیں گے تو اور کیا ہوگا۔ تاہم اس صورتحال نے طمانیت کا احساس ہی نہیں بخشا، روح قلبی مسرت سے سرشار ہوگئی کہ پاکستان میں اگر کبھی ایسے بد بخت لمحات